104412 ـ نماز کی فرضیت سے جاہل ہونے کی بنا پر نماز ترک کرنے کا عذر

سوال

اگر کوئی مسلمان شخص کفریہ ملك میں ترك نماز کی حالت میں فوت ہو جائے، اور اسی طرح اگر اسلامی ملك میں ترك نماز کی حالت میں فوت ہونے والے شخص میں سے کون زیادہ برا ہو گا ؟
کیا کفریہ ملك میں فوت ہونے والا شخص معذور ہو گا کیونکہ وہ غیر اسلامی معاشرے ہیں رہتا تھا جہاں اذان سنائی نہیں دیتی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نماز ترك کرنا کفر اکبر ہے، اور تارك نماز ملت اسلامیہ سے خارج ہو جاتا ہے، اس کے قرآن و سنت اور اجماع صحابہ سے دلائل ملتے ہیں.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

ہر شخص اپنے اعمال کے بدلے میں گروی ہے، مگر دائیں ہاتھ والے، کہ وہ جنتوں میں (بیٹھے) گنہگاروں سے سوال کرتے ہونگے، تمہیں جہنم میں کس چیز نے ڈالا، وہ جواب دینگے کہ ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے المدثر (38 ـ 43).

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" آدمی اور کفر و شرك کے درمیان نماز کا چھوڑنا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (82).

اور شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو کوئی بھی مکلفین میں سے فوت ہو اور نماز ادا نہ کرتا ہو تو وہ کافر ہے، اسے نہ تو غسل دیا جائیگا، اور نہ ہی

اس کی نماز جنازہ پڑھی جائیگی، اور نہ ہی وہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائیگا، اور نہ ہی اس کے رشتہ دار اس کے وارث ہونگے بلکہ اس کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کرایا جائیگا علما کرام کا صحیح قول یہی ہے؛ کیونکہ صحیح حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان کے درمیان نماز کا عہد ہے، جو کوئی بھی نماز چھوڑے وہ کافر ہے "

اسے امام احمد اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے.

اور جلیل القدر تابعی عبد اللہ بن شقیق عقیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ترک نماز کے علاوہ کوئی فعل کفر نہیں سمجھتے تھے "

اس موضوع میں اور بھی بہت ساری احادیث اور آثار پائے جاتے ہیں.

یہ تو اس شخص کے بارہ میں ہے جو نماز کی فرضیت کا انکار نہیں کرتا بلکہ اس کی ادائیگی میں سستی و کاہلی سے کام لیتا ہے، لیکن جو شخص نماز کی فرضیت کا ہی منکر ہو تو وہ کافر ہے، اور سب اہل علم کے ہاں اسلام سے مرتد ہے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 250).

دوم:

ترک نماز کی حالت میں فوت ہونے والے شخص میں کوئی فرق نہیں کہ وہ مسلمان ملك میں فوت ہو یا کفریہ ملك میں لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ مسلمانوں کے درمیان بستے ہوئے نماز ترک کرے تو اس کا گناہ اور زیادہ ہو؛ کیونکہ وہ لوگوں کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتا، اور آذان کی آواز ہر وقت سنتا ہے.

سوم:

ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کفریہ ملك میں رہتے ہوئے اسلام قبول کرے اور اسے ارکان اسلام اور واجبات مثلا نماز وغیرہ کا علم ہی نہ ہو، اس کا تصور تو اس شخص کے بارہ میں کیا جا سکتا ہے جو دور کسی ایسی بستی میں رہتا ہو جو علم اور مسلمانوں سے دور ہو، یا پھر جنگلوں میں ہو، تو ایسے شخص پر کافر کا حکم نہیں لگایا جائیگا، بلکہ اس کے گناہ کا بھی نہیں کیونکہ وہ جاہل ہونے کی بنا پر معذور ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" ليكن بعض لوگوں كو ان احكام سے جاہل ہو نے كى بنا پر معذور تسليم كيا جائيگا، اور كسى كے كفر كا حكم اس وقت تك نہيں لگايا جائيگا جب تك اس پر تبليغ رسالت كى حجت قائم نہ ہو جائے.

جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تا كہ لوگوں كى كوئى حجت اور الزام رسولوں كے بھيجنے كے بعد اللہ تعالى پر نہ رہ جائے النساء (165).

اس ليے اگر كوئى شخص مسلمان ہو اور اسے علم نہ ہو كہ اس پر نماز فرض ہے، يا اسے شراب كى حرمت كا علم نہ ہو تو وہ

اس كے عدم وجوب اور عدم تحريم كا اعتقاد ركھنے پر كافر نہ ہو گا، بلكہ اسے سزا بھى نہيں ہوگى، حتى كہ اس تك حجت نبوى ن پہنچ جائے "

ديكھيں: مجموع الفتاوى (11 / 406).

اور ابن حزم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس ميں كوئى اختلاف نہيں كہ اگر كوئى شخص اسلام قبول كرے اور اسے اسلامى قوانين اور احكام كا علم نہ ہو اور وہ شراب حلال اور انسان پر نماز فرض نہ ہونے كا اعتقاد ركھے اور اس كے متعلق اسے اللہ كا حكم بھى نہ پہنچا ہو تو وہ بغير كسى اختلاف كے كافر نہيں ہو گا، حتى كہ اس پر حجت قائم ہو جائے اور وہ اس كا انكار كرے تو پھر بالاجماع وہ كافر ہو ہے "

ديكھيں: محلى ابن حزم (11 / 206).

اس جہالت ميں شرط يہ ہے كہ جاہل شخص اس جہالت كو سوال اور طلب علم كے ساتھ دور كرنے پر قادر نہ ہو.

قرافى المالكى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" شرعى قاعدہ اس پر دلالت كرتا ہے كہ جس جہالت كو دور كرنا ممكن ہو وہ جاہل شخص كے ليے حجت نہيں بن سكتى؛ كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى نے اپنے رسولوں كو رسالت ديكر مخلوق كى جانب مبعوث كيا، اور ان سب پر اس كى تعليم اور اس پر عمل واجب كيا، اس ليے علم اور عمل دونوں واجب ہيں جو كوئى بھى حصول علم اور عمل كو ترك كر كے جاہل رہے تو وہ دو معصيت كا مرتكب ہوا كيونكہ اس نے دو واجب ترك كيے ہيں.

ديكھيں: الفروق (4 / 264).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ عذر اس وقت بن سکتا ہے جب اسے زائل کرنے سے عاجز ہو، وگرنہ جب بھی انسان کو حق کی معرفت حاصل کرنا ممکن ہو اور وہ اس میں کوتاہی کرے تو معذور نہیں ہو گا "

دیکھیں: مجموع الفتاوی (20 / 280).

اور شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" تعلیم حاصل کرنے والا جب حصول تعلیم میں کوتاہی کرے اور لوگوں کی آراء کو علم وحی پر مقدم کرے تو یہ شخص معذور نہیں "

دیکھیں: اضواء البیان (7 / 357).

مزید آپ سوال نمبر (10065) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم